حصّۂ نظم

۱۔ حمدِ پاک

سرور احمد

پہلی بات : جس نظم میں خدا کی تعریف کی گئی ہو اسے حمد کہتے ہیں۔ اُردو شاعری کی بعض اصناف بھی خدا کی حمد و ثنا سے شروع ہوتی ہیں مثلاً مثنوی کی ابتدا حمد سے کی جاتی ہے۔ قدیم اُردو نثر میں بھی کتاب کی ابتدا حمد سے کی جاتی تھی۔ آج نثر میں اس کا چلن دِکھائی نہیں دیتا۔ حمد میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی قدرت کو بیان کیا جاتا ہے۔ ذیل کی حمد میں بندوں پر کیے جانے والے اللہ کے احسانات کا ذکر ہے۔

سب کا تو حاجت رَوا ہے اے خدا
ہر گھڑی اِنعام ہے ہم پر تِرا
حد نہیں ہے تیرے احسانات کی
شکر تیرا ہو نہیں سکتا ادا
ہر کسی کو رِزق پہنچاتا ہے تو
کس کی ایسی شان ہے تیرے سوا
تیرے در کو چھوڑ کر جائیں کہاں
کون ہے تیرے سوا مُشکل کُشا
تو ہی کرتا ہے مدد مظلوم کی
ہر مصیبت میں ہے تیرا آسرا

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اس کی نعمتیں سب کو ملتی رہتی ہیں۔ اس کے احسانات کبھی ختم نہیں ہوتے اور وہ ہر ایک کو روزی پہنچاتا رہتا ہے۔ ہم اللہ کے در کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ وہی ہر مشکل کو ختم کرنے والا ہے۔ وہ کمزور اور مظلوم کی مدد کرتا ہے۔ ہر مصیبت کے وقت وہی اپنے بندوں کا سہارا بنتا ہے۔

معنی و اشارات

حاجت روا – ضرورتوں کو پورا کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
One who fulfills needs, Allah

مشکل کشا – مشکلوں کو حل کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
One who solves difficulties, Allah

مظلوم – جس پر ظلم کیا گیا ہو
Opressed

حد –
Limit, boundary

مشق

- حمد کی تعریف بیان کیجیے۔
- حمد کے ہر شعر کے مطابق اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام لکھیے۔
- حمد کے قافیے لکھیے۔
- حمد کے چوتھے شعر کو نثر میں تبدیل کیجیے۔
- خدا کے احسانات کے تعلق سے ویب خاکہ مکمل کیجیے۔

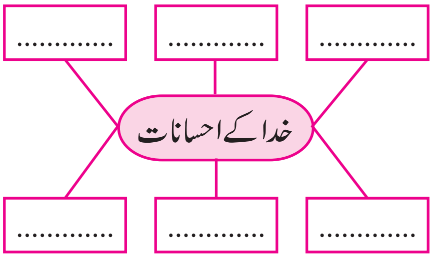

- خالی جگہ پُر کیجیے۔

۱۔ ہر گھڑی .... ہے ہم پر ترا
۲۔ ہر کسی کو .... پہنچاتا ہے تو
۳۔ کون ہے ترے سوا ....
۴۔ ہر .... میں ہے تیرا آسرا

صنعتِ تضاد

وگر نہ پڑھنے کو سب خاص و عام پڑھتے ہیں
ہزاروں طوطے ہیں ، کلمہ کلام پڑھتے ہیں

اس شعر میں الفاظ 'خاص و عام' ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جب کسی شعر میں دو متضاد الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تو شعر میں ایسے استعمال کو 'تضاد' کہتے ہیں۔ جیسے

اکبرؔ نے سنا ہے اہلِ غیرت سے یہی
جینا ذِلت سے ہو تو مرنا اچھا

اس شعر میں 'جینا' اور 'مرنا' لفظوں سے شعر میں تضاد کی صنعت پیدا ہوگئی ہے۔

- ذیل کے اشعار میں تضاد کے الفاظ تلاش کیجیے۔

گیا دن ، ہوئی شام ، آئی ہے رات
خدا نے عجب شے بنائی ہے رات
مقدر ہی سے گر سود و زیاں ہیں
تو ہم نے کچھ یہاں کھویا نہ پایا

تشبیہ

جہاں تلک بھی یہ صحرا دِکھائی دیتا ہے
مری طرح سے اکیلا دِکھائی دیتا ہے

اس شعر میں صحرا اور 'میں' (یعنی شاعر) کو ایک دوسرے کی طرح بتایا گیا ہے۔ کسی چیز یا شخص کو مشابہت کی وجہ سے دوسری چیز یا شخص کی طرح بتایا جائے تو دونوں کے اس ربط کو تشبیہ کہتے ہیں۔ جن حروف کو تشبیہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کی طرح، جیسے، مانند، یوں، سا وغیرہ، انھیں حروفِ مشبہ کہا جاتا ہے۔ (اوپر کے شعر میں 'طرح')

- ذیل کے شعر میں تشبیہ کا لفظ بتائیے۔

کم ظرف اگر دولت و زر پاتا ہے
مانندِ حباب کے اُبھر اِتراتا ہے